

12658 - اعتكاف ميں نبى كريم صلي الله عليه وسلم كا طريقه

سوال

ميں يہ جاننا چاہتا ہوں کہ اعتكاف ميں نبى كريم صلي الله عليه وسلم كا طريقه كيا تھا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اعتكاف ميں نبى كريم صلي الله عليه وسلم كا طريقه كامل آسان تھا.

نبى كريم صلي الله عليه وسلم نے رمضان المبارك ميں ليلة القدر كى تلاش ميں ايك بار رمضان كا پہلا اور درميانه عشره اعتكاف كيا، پھر ان پر يہ ظاہر ہوا کہ ليلة القدر آخري عشره ميں ہے تورا رسول كريم صلي الله عليه وسلم نے آخري عشره كا اعتكاف ہميشگي كے ساتھ كرنا شروع كر ديا حتى کہ اپنے رب سے جاملے.

نبى كريم صلي الله عليه وسلم نے زندگي ميں ايك بار آخر عشره كا اعتكاف نہ كيا تو اس كى قضاء ميں سوال كا پہلا ہفتہ اعتكاف كيا . صحيح بخاري اور صحيح مسلم .

اور جس برس نبى كريم صلي الله عليه وسلم كى وفات ہوئي اس برس نبى كريم صلي الله عليه وسلم نے بیس روز كا اعتكاف كيا . ديكھیں: صحيح بخاري حديث نمبر (2040) .

كہا جاتا ہے کہ: اس كا سبب يہ تھا کہ نبى كريم صلي الله عليه وسلم كو اپنى موت كا علم ہوچكا تھا اس ليے انہوں نے چاہا کہ خير وبھلائي كے كام زيادہ كر ليے جائیں تا کہ وہ اپنى امت كے ليے يہ بيان كر دیں کہ جب وہ آخر اعمال ميں پہنچیں تو اعمال صالحہ كثر سے كرنے كى كوشش كريں تا کہ وہ اللہ تعاليٰ سے بہتر حالت ميں مل سکیں.

اور يہ بھی كہا گیا ہے کہ: اس كا سبب يہ تھا کہ جبريل عليه السلام ہر رمضان ميں نبى كريم صلي الله عليه وسلم كے ساتھ قرآن مجيد كا ايك بار دور كيا كرتے تھے اور جس سال نبى كريم صلي الله عليه وسلم كى روح قبض ہوئي اس برس دوبار دور كياتو اسي ليے نبى كريم صلي الله عليه وسلم دوبار جتنا اعتكاف كيا .

اور اس سے بھی قوي سبب يہ ہے کہ نبى كريم صلي الله عليه وسلم نے جس برس بیس ايام كا اعتكاف كيا اس سے پہلے برس آپ سفر پر تھے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

(ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول كريم صلي الله عليه وسلم رمضان المبارك کا آخري عشره اعتكاف کیا کرتے تھے تو ايك سال آپ سفر پر چلے گئے اور اعتكاف نہ كرسكے لہذا آئندہ برس نبی كريم صلي الله عليه وسلم نے بیس یوم کا اعتكاف کیا . اسے نسائي اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائي شريف كے ہیں، اور ابن حبان وغيره نے اسے صحيح قرار دیا ہے . اه فتح الباري .

نبی كريم صلي الله عليه وسلم خيمه لگانے کا حکم دیتے تو ان كے لیے مسجد میں خيمه نصب كریا جاتا تو رسول كريم صلي الله عليه وسلم لوگوں سے عليحدگی میں اس خيمه میں رہتے اور اپنے رب سے لگاؤ لگالیتے حتی کہ واقعتا ان كے لیے خلوت پوري ہوگئی .

اور ايك بار نبی كريم صلي الله عليه وسلم نے چھوٹے سے تركي خيمه میں اعتكاف کیا اور اس كے دروازے پر چٹائي لٹكائي گئی تھی . صحيح مسلم حديث نمبر (1167)

ابن قيم رحمه الله تعالى زاد المعاد میں كہتے ہیں:

یہ سب كچھ اعتكاف کا مقصد اور اس كی روح كے حصول كے لیے ہے، اس كے برعكس جو كچھ جاهل لوگ كرتے ہیں اور اعتكاف كو عيش وعشرت اور ملنے جلنے كی جگہ بنالیتے ہیں، اور وہاں آپس میں گفتگو اور گپیں ہانكتے رہتے ہیں تو اعتكاف کا ايك رنگ تو یہ ہے اور اعتكاف نبوي كا رنگ اور ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 90)

اور نبی كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كی حالت میں مسجد كے اندر ہی رہتے وہاں سے صرف ضرورت كی بنا پر ہی باہر تشریف لے جاتے تھے.

عائشہ رضي الله تعالى عنها بیان كرتی ہیں کہ: جب رسول كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كی حالت میں ہوتے تو ضرورت كے بغیر گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے . صحيح بخاري حديث نمبر (2029) اور مسلم كی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: (انساني حاجت كے بغیر نہیں آتے تھے) امام زهري رحمه الله تعالى نے اس كی ہے کہ پيشاب اور پاخانہ كے لیے باہر نكلتے .

نبی كريم صلي الله عليه وسلم دوران طواف اپنی صفائي كا بھی خيال ركھتے اور مسجد سے ہی اپنا سر مبارك عائشہ رضي الله تعالى عنها كے حجره میں كرتے تو وہ نبی كريم صلي الله عليه وسلم كا سر دھوتیں اور كنگھی كریڈیتی تھیں .

عائشہ رضي الله تعالى عنها بیان كرتی ہیں کہ: نبی صلي الله عليه وسلم اعتكاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر كرتے تو میں حالت حیض میں ہی انہیں كنگھی كرتی تھی .

اور ایک روایت میں ہے کہ: میں ان کا سر دھوتی تھی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2028) صحیح مسلم حدیث نمبر (297) تسریح کا معنی سر میں کنگھی کرنا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور حدیث میں خوشبولگانے اور صفائی اور غسل کرنے مونڈنے اور بناؤ وسنگھار کرنے کا جواز پایا جاتا ہے، اور جمہور علماء اسی پر ہیں کہ اعتکاف میں وہی چیز مکروہ ہے جو مسجد میں مکروہ ہے۔ اھ

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے نہ تو مریض کی عیادت کرتے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوتے، یہ اس لیے تھا کہ سارا وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات پر توجہ مرکوز رہے، اور اعتکاف کی حکمت پوری اور مکمل ہواور وہ حکمت لوگوں سے علیحدگی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگاؤ ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ : (اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہو، اور نہ ہی بیوی سے مباشرت کرے اور اسے چھوئے، اور کسی بھی ضرورت کے لیے وہاں سے نہ نکلے لیکن جس ضرورت کے پورے کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس کے لیے نکل سکتا ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2473) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نیل الاوطار میں کہتے ہیں:

" بیوی کو نہ تو چھوئے اور نہ ہی مباشرت کرے " اس سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جماع مراد لیا ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات آپ کی زیارت کے لیے تشریف لاتیں تو اور جب وہ جانے کے لیے اٹھتیں تو آپ انہیں گھر تک پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ تشریف لے جاتے، اور یہ رات کے وقت ہوتا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مسجد میں ان کے اعتکاف والی جگہ میں آئیں اور کچھ دیر ان کے ساتھ بات چیت کرتی رہیں ، اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ انہیں واپس پہنچانے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یعنی ان کے گھر پہنچانے کے لیے۔ صحیح بخاری (2035) صحیح مسلم (2175)

خلاصہ یہ ہوا کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف آسان وسہولت کانشان تھا نہ کہ سختی وشدت کا،

اوررسول كريم صلي الله عليه وسلم كا سارا وقت الله تعالى كے ذكر اور ليلقة القدر كي تلاش ميں الله تعالى كي طرف متوجه رہنے اور اس كي اطاعت وفرمانبرداري ميں بسر ہوتا تھا.

مزید تفصیل کے لیے ابن قيم كي زاد المعاد (2 / 90) اور ڈاکٹر عبداللطيف بالطوكي الاعتكاف نظرية تربوية دیکھیں.

والله اعلم .